41

بعض بادشاہان زمین کے حالات

تاریخ انبیاء

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۴۱

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔ ۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲-فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹-اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴-جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر-۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر-۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ-۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا-ہانی رضا-محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لوُط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤد علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبا اور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیا اور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریا و یحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بن متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اور ان کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ نَجَّيْنٰهُ وَ لُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَ يَعْقُوْبَ
نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ
الْخَيْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَ لُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّ عِلْمًا وَّ
نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِيْ
رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ
مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ
فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ
وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ
دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ
مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ
الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ وَ يَعْمَلُوْنَ
عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّ اٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ
عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ
نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖۗ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٨٨﴾ وَ زَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ﴿٨٩﴾ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۫ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ
زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ يَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ﴿٩٠﴾
وَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖؗ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿٩٢﴾

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بےشک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بےشک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکرگزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بےشک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنادیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

بعض بادشاہان زمین کے حالات

خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "آیا دُنیاوی لحاظ سے کفار قریش بہتر ہیں یا قوم تبّع اور وہ لوگ جو اُن سے پہلے تھے۔ ہم نے ان کو ہلاک کیا کیونکہ وہ گناہگار تھے "اس میں اختلاف ہے کہ آیا تبّع ایمان لایا تھا یا اُس کی موت کفر پر واقع ہوئی۔ بعض کہتے ہیں کہ آیہ کریمہ سے مراد تبّع ایمان لایا تھا اور اُس کی قوم کفر پر قائم رہی اور عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئی اور یہی قول زیادہ قوی ہے چنانچہ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ تبّع نے اوس و خزرج سے کہا کہ تم لوگ یہیں مدینہ میں ٹھہرو یہاں تک کہ پیغمبر آخر الزمانؐ کا ظہور ہو، اگر میرے سامنے وہ حضرت مبعوث ہوئے تو میں ضرور اُن کی خدمت میں رہ کر اُن کے دشمنوں پر خروج کروں گا۔ اور عامہّ نے حضرت رسُولؐ سے روایت کی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ تبّع کو گالی مت دو کیونکہ وہ مسلمان تھا۔ اور کعب الاحبار سے روایت ہے کہ وہ ایک مرد صالح تھا خدا نے اس کی قوم کی مذمت کی ہے اسکی مذمت نہیں کی ہے۔

بسند معتبر حضرت امام رضاؑ سے منقول ہے کہ اہل شام میں سے ایک شخص نے حضرت امیر المومنین سے دریافت کیا کہ تبع کو تبّع کس سبب سے کہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے کہ وہ جبکہ لڑکا تھا وہ بادشاہ وقت کا کاتب و منشی تھا جب وہ بادشاہ کا کوئی خط (وغیرہ) لکھتا تو سرنامہ پر لکھتا "بِسۡمِ اللّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ صُبۡحاً وَّرِیۡحاً" یعنی شروع کرتا اور برکت واستعانت چاہتا ہوں اُس خدا کے نام سے جس نے صبح کو اور ہوا کو پیدا کیا ہے۔ بادشاہ اس سے کہتا تھا کہ خط کی ابتدا بادشاہ رعد کے نام سے کیا کر لیکن وہ یہی کہتا کہ میں تو اپنے خدا کے نام سے ابتدا کروں گا اُس کے بعد جو مطلب لکھوانا چاہو لکھ دوں گا۔ اسی عمل کے صلہ میں خدا نے اس بادشاہ کی بادشاہی اس کی طرف منتقل فرمادی اور لوگوں نے اس کی متابعت کی یا داس کی پیروی کی۔ اسی سبب سے اسکو تبّع کہنے لگے۔

حدیث حسن میں اسمٰعیل بن جابر سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں مکہّ و مدینہ کے درمیان اپنے دوستوں کے ہمراہ ہم سفر تھا۔ انصار کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ بعض کہتے تھے کہ مختلف قبیلوں کے لوگ آکر جمع ہو گئے ہیں بعض لوگ کہتے تھے کہ اہل یمن سے ہیں۔ آخر ہم لوگ حضرت صادقؑ کی خدمت میں پہنچے۔ حضرت ایک درخت کے سائیہ میں تشریف فرما تھے۔ ہم لوگ بھی بیٹھ گئے۔ حضرت نے ہمارے سوال کرنے سے پہلے باعجاز فرمایا کہ تبّع عراق کی جانب سے آئے اور علما اور پیغمبروں کی اولاد سے لوگ ان کے ساتھ تھے اور اس وادی میں پہنچے جو قبیلۂ ہذّیل سے تعلق رکھتی تھی۔ چند قبیلوں کے آدمیوں نے اُن کے پاس آکر کہا تم اُن اہل شہر کی جانب جا رہے ہو جو مدتوں سے لوگوں کو بیوقوف بنائے ہوئے ہیں۔ اپنے شہر کا نام حرم رکھا ہے اور ایک مکان وہاں بنا کر اس کو اپنا پروردگار قرار دیا ہے۔ ان کی مراد شہر مکہ و خانہ کعبہ سے تھی۔ تبّع نے کہا اگر ایسا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو تو میں ان کے مردوں کو قتل کروں گا۔ اُن کے لڑکوں کو قید کروں گا اور اُن کے گھر کو برباد کر دوں گا (یہ کہتے ہی) اُن کی آنکھیں نکل پڑیں اور چہرے لٹک آئیں۔ پھر علماء اور پیغمبروں کی اولاد کو طلب کیا اور کہا کہ اس معاملہ میں غور و فکر کرو اور بتاؤ کہ یہ بلا کس سبب سے مجھ پر نازل ہوئی ان لوگوں نے کہا پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے دل میں کیا قصد کیا تھا تبّع نے کہا میں نے سوچا کہ جب مکّہ میں وارد ہوں گا وہاں کے مردوں کو مار ڈالوں گا اور ان کی اولاد کو قید کر لوں گا اور ان کا گھر (خانہ کعبہ) مٹا دوں گا۔ ان لوگوں نے (یہ سُنکر) کہا کہ تمہارے اس ارادہ کے سوا اس بلا کا سبب ہم کچھ اور نہیں سمجھ سکتے پوچھا کیوں؟ لوگوں نے کہا کیونکہ وہ شہر حرمِ خدا ہے اور وہ گھر خانۂ خدا ہے اور اس شہر کے رہنے والے ابراہیمؑ خلیل کی اولاد سے ہیں۔ تبّع نے کہا سچ کہتے ہو اب بتاؤ کیا کروں کہ اس گناہ کی تلافی ہو اور یہ مصیبت مجھ سے زائل ہو اُن لوگوں نے کہا اب اس ارادہ کے خلاف نیّت کرو۔ شاید یہ بلا دفع ہو جائے یعنی ان لوگوں کا مطلب یہ تھا کہ کعبہ اور مکّہ کی تعظیم اور وہاں کے باشندوں کے ساتھ احسان کا ارادہ کرو۔

(اس نیّت وارادہ کے ساتھ ہی) اُن کی آنکھیں اپنی جگہ پر واپس آ گئیں۔ پھر اُس جماعت کو طلب کیا جس نے خانہ کعبہ کے برباد کرنے پر ان کو اُبھارا تھا اور اُن سب کو قتل کرا دیا۔ پھر مکّہ میں آئے اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور تیس روز تک اہل شہر کی دعوت کی۔ ہر روز سو اونٹ ذبح کئے جاتے تھے اور بڑے بڑے پیالے گوشت سے بھر بھر کے پہاڑوں پر درندوں تک کیلئے رکھوا دیئے جاتے تھے اور دانہ و گھاس میدانوں اور صحراؤں میں چوپالوں کے لئے ڈلوا دیتے تھے۔ پھر مکّہ سے مدینہ میں آئے اور اہل یمن کے ایک گروہ کو وہاں آباد کیا جو قبیلہ غسان سے تھے تا کہ وہ پیغمبر آخر الزمانؐ کے مبعوث ہونے کا انتظار کریں۔ انصار اُنہی کی اولاد ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ کعبہ پر لباس قطع کر کے چڑھایا اور اس کو خوشبو سے معطر کیا۔ ایک اور روایت کے مطابق تبع بن حسان جب مدینہ میں آئے تین سو پچاس یہودیوں کو قتل کیا اور چاہا کہ مدینہ کو برباد کریں تو ایک یہودی نے جس کی عمر ڈھائی سو برس کی تھی کہا اے بادشاہ تیرے ایسا (ظالم کوئی) نہ ہو گا کہ امور باطل کو قبول کرتا ہے اور غضب میں لوگوں کو قتل کرتا ہے تو اس شہر کو برباد نہیں کر سکتا۔ تبع نے پوچھا کیوں نہیں کر سکتا۔ یہودی نے کہا اس لئے کہ اولاد اسمٰعیلؑ میں سے ایک پیغمبر ہو گا جو ہجرت کر کے اس شہر میں آئے گا۔ یہ سُنکر وہ لوگوں کے قتل سے باز آئے اور مکہّ میں آئے اور کعبہ کو لباس پہنایا اور لوگوں کو کھانے کھلائے اور چند اشعار پڑھے جس کا مضمون یہ ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں احمدؐ کے لئے کہ وہ اُس خدا کی جانب سے پیغمبر ہیں جو خلق کا پیدا کرنے والا ہے اگر میں ان کے زمانہ تک باقی رہا تو ان کا وزیر ہو کر اُن کی مدد کروں گا۔

روایت ہے کہ تبّع اُن پانچ بادشاہوں میں سے ایک ہیں جو تمام روئے زمین کے مالک ہوئے اور زمین کے ہر حصّہ پر پہنچے اور ہر شہر سے دس عقلمندوں اور عالموں کو ہمراہ لیا۔ جب مکّہ آئے وہاں کے لوگوں نے تبّع کی تعظیم نہ کی ان کو اُن پر غصّہ آیا۔ اُس کا وزیر عیاریسا نامی تھا اُس سے مشورہ کیا اُس نے کہا کہ یہ لوگ جاہل ہیں اور خانہ کعبہ پر ان کو گھمنڈ ہے یہ سُن کر بادشاہ نے اپنے

دل میں کعبہ کو ڈھادینے اور اہل مکّہ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا خدا نے ایک قسم کا درد اُن کے سر ددماغ میں پیدا کر دیا جس سے اُن کی آنکھوں، کانوں اور ناک سے آب گندہ جاری ہونے لگا جس کے علاج سے اطبّا عاجز رہے اور کہا یہ آسمانی بلا ہے اس کا علاج نہیں کر سکتے یہ کہہ کر وُہ لوگ رخصت ہوئے۔ رات کے وقت ایک عالم ان کے وزیر کے پاس آیا اور آہستہ سے کہا کہ اگر بادشاہ سچ سچ بیان کردے کہ اُس نے دل میں کیا ارادہ کیا ہے تو میں اس کا علاج کروں۔ وزیر نے (یہ بات بادشاہ سے بیان کی اور اس سے) اجازت لے کر عالم کو تنہائی میں بادشاہ کے پاس طلب کیا۔ عالم نے بادشاہ سے کہا کیا آپ نے کعبہ کے بارے میں کوئی بُرا ارادہ کیا ہے۔ بادشاہ نے کہا ہاں، میں قصد کیا ہے کہ کعبہ کو مسمار اور اہل مکّہ کو ہلاک کر دونگا۔ عالم نے کہا اس ارادہ سے توبہ کیجئے تاکہ دُنیا و آخرت کی بھلائی آپ کا حاصل ہو۔ تبّع سے کہا میں نے توبہ کی اور اس ارادہ سے باز آیا تو اُسی وقت اُس بلا سے نجات پائی اور خدا اور ابراہیمؑ خلیل پر ایمان لایا۔ پھر کعبہ پر سات پارچے لباس کے چڑھائے اور وہاں سے مدینہ کی طرف آئے۔ مدینہ ایسی زمین پر واقع ہے جہاں ایک چشمہ تھا جب اُس مقام پر پہنچے ان چار ہزار عالموں میں سے چار سو علماء بادشاہ کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ ہم اپنے شہروں سے نکلے اور مدتوں آپ کے ساتھ گھومتے رہے یہاں تک کہ اس مقام پر پہنچے ہم چاہتے ہیں کہ اب آپ ہم کو اسی مقام پر آباد ہونے کی اجازت دے دیجئے۔ وزیر نے ان لوگوں سے پوچھا اس میں کیا مصلحت ہے کہ آپ لوگوں نے یہاں آباد ہونے کا ارادہ کیا ہے۔ ان عالموں نے کہا اے وزیر خانۂ کعبہ کا شرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سبب سے ہے جو صاحب قرآن و قبلہ ہیں اور علم و منبر والے ہیں۔ ان کی ولادت مکّہ میں ہوگی اور وہ وہاں سے ہجرت کرکے اس مقام پر آئیں گے آرزو ہے کہ ہم یا ہماری اولادیں اُن کی خدمت کا شرف حاصل کریں۔ تبّع نے ان کی یہ خواہش معلوم کی تو خود بھی ایک سال تک اُن کے ساتھ قیام کا ارادہ کیا کہ شاید حضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت کی سعادت حاصل ہو جائے اور وہاں اُن چار سو عالموں کے لئے چار سو مکانات تعمیر کرائے اور ہر

ایک کے ساتھ اپنی آزاد کردہ کنیزوں کی تزدیج کی اور ہر ایک کو مال و سامان عطا فرمایا اور ایک خط حضرت رسالتمآبؐ کی خدمت میں لکھا جس میں اپنے ایمان و اسلام کا ذکر کیا اور التجا کی کہ خدا سے میری شفاعت فرمائیں گے۔ اُس خط کا عنوان اس طرح قرار دیا کہ یہ نامہ ہے تبّع اوّل کا محمدؐ بن عبداللہ کی طرف جو خاتم المرسلین ہیں۔ تمام عالموں کے پروردگار اور رسولؐ ہیں۔ اس خط کو اُسی عالم کو دیدیا جس نے اس کو نصیحت کی تھی (اور کعبہ و اہل مکّہ کی بربادی سے باز رکھا تھا) پھر مدینہ سے روانہ ہو کر بلاد ہند کی جانب متوجہ ہوئے اور شہر غلسان میں رحلت کی۔ ان کی وفات کی تاریخ سے حضرت ختمی مرتبتؐ کی ولادت تک ہزار سال کی مدت گذری۔ غرض جب آنحضرتؐ مبعوث ہوئے اور اکثر اہلِ مدینہ ایمان لائے تو انہوں نے تبع کا خط ابو لیلیٰ کو دے کر خدمت میں بھیجا۔ جس وقت وہ خط لے کر حضرتؐ کے پاس پہنچے حضرتؐ بنی سلیم کے قبیلہ کے ساتھ تھے۔ جب حضرتؐ کی نظر مبارک اُن پر پڑی فرمایا تم ابو لیلیٰ ہو۔ عرض کی ہاں، فرمایا کہ تبع اوّل کا خط لائے ہو، عرض کی ہاں یا رسولؐ اللہ اور ابو لیلیٰ کو (حضرت کے اس کلام سے) بہت حیرت ہوئی۔ حضرتؐ نے وہ خط لے کر امیر المومنینؑ کو پڑھنے کے لئے دیا۔ آپ نے پڑھ کر سُنایا۔ حضرتؐ نے تین مرتبہ فرمایا۔ مرحبا اے میرے برادر صالح اور ابو لیلیٰ سے فرمایا کہ مدینہ واپس جاؤ۔

منقول ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے بیان کیا ہے کہ فارس کے بادشاہوں میں ایک بادشاہ تھا جس کو روزین کہتے تھے وہ بہت جبار، دشمن حق اور ظالم تھا۔ جب اُس نے اپنی حکومت کے سبب بہت بہت ظلم و ستم کیا تو خدا نے اس کو درد سر میں مبتلا کیا جو اس قدر شدید و سخت ہوا کرتا کہ اس کا کھانا پینا دشوار ہو گیا۔ وہ نہایت بیچین و بیقرار ہوا۔ اپنے وزیرون سے اپنی تکلیف بیان کی اور علاج ہوتا رہا کسی دوا سے فائدہ نہیں ہوا یہاں تک کہ وہ ناامیّد ہو گیا۔ اُس وقت خدا نے ایک پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور ان کو وحی کی کہ میرے بندۂ جابر و ظالم روزین کے پاس طبیب کی صورت میں جاؤ۔ پہلے اس کی تعظیم و تکریم کرنا اور نرمی و محبت سے اُس کو اطمینان دلانا کہ شفا سے

ناامید نہ ہو بغیر کسی دوا و علاج کے تم کو صحت ہو سکتی ہے۔ جب مہ تمہاری طرف ملتطفت و متوجہ ہو جائے اور تمہاری بات مان لے تو کہنا کہ تمہارے اس درد کی دوا شیر خوار بچّہ کا خون ہے جس کے ماں باپ بلا جبر و تشدد خوشی سے اُس کو مر جانے اور اس کے خون دینے پر راضی ہوں۔ اُس کا تین قطرہ ناک کے داہنے سوراخ میں ڈالنے سے فوراً درد زائل ہو جائے گا۔ پیغمبر نے خدا کے حکم کے بموجب عمل کیا اور بادشاہ کو وہ دوا بتلائی۔ بادشاہ نے کہا مجھے امیّد نہیں کہ دُنیا میں کوئی اپنی خوشی سے اس پر راضی ہو گا۔ پیغمبر نے کہا اگر کافی مال و دولت خرچ کرو گے تو ضرور کامیابی ہو گی۔ بادشاہ نے ہر طرف ایسے والدین کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ بہت تلاش و جستجو کے بعد ایک نوزائیدہ بچّہ ملا جس کے والدین بہت پریشان حال اور غریب و محتاج تھے اور مال و دولت کی لالچ میں تیار ہو گئے کہ لڑکے کو مار کر اُس کا خون دے دیں۔ جب اس کو بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ نے ایک چاندی کا طشت اور چھری منگائی۔ بچّہ کی ماں سے کہا بچّہ کو گود میں مضبوطی سے لئے رہے اور اس کے باپ سے کہا کہ اس کو ذبح کرے۔ جب اس کے والدین آمادہ ہوئے تو خدا نے اُس بچّہ کو قوت گویائی عطا کی اُس نے کہا، اے بادشاہ میرے ماں باپ کو میرے قتل سے روک دے۔ یہ میرے لئے بُرے والدین ہیں۔ اے بادشاہ کمزور بچّہ پر جب کوئی دوسرا ظلم کرتا ہے تو وہ اُس کو بچاتے ہیں اور یہ خود مجھ پر ستم کر رہے ہیں۔ لہٰذا میرے ظلم پر ان کی ہر گز مدد مت کر، یہ سُنتے بادشاہ کے دل میں سخت خوف پیدا ہُوا اور اسی وقت اُس کا درد زائل ہو گیا اور اس کو نیند آگئی۔ خواب میں دیکھا کہ کوئی کہتا ہے کہ خداوندِ بزرگ نے اُس بچّہ کو اس لئے گویا کر دیا اور وہ تجھ کو اور اپنے والدین کو اپنے قتل سے مانع کرے اور تجھ کو اس لئے دردِ شقیقہ میں مبتلا کیا تاکہ تو نصیحت حاصل کرے اور ظلم و ستم ترک کر کے اپنی رعایا پر مہربانی کیا کرے۔ بادشاہ یہ خواب دیکھ کر بیدار ہوا اور سمجھا کہ یہ تمام امور خدا کی جانب سے تھے اور آئندہ اپنی حالت تبدیل کر دی اور باقی تمام زندگی عدل و انصاف میں بسر کی۔

روایت ہے کہ جبرئیلؑ خدا کی جانب سے ایک کتاب حضرت سرورِ کائناتؐ کے پاس لائے جس میں تمام گذشتہ پیغمبروں اور بادشاہوں کے حالات درج تھے۔ پیغمبرؐ خدا نے اُن احوال کو مجمل طور سے بیان فرمایا۔ جب شیخ بن شجان بادشاہ ہُوا جس کو کیس کہتے تھے۔ اُس نے دو سو چھیاسٹھ (۲۶۶) سال حکومت کی۔ اس کی بادشاہی کے اکیاون (۵۱) سال گذرے تھے کہ حضرت علیسےؑ مبعوث ہُوئے۔ جب حضرت علیٰسیؑ آسمان پر اُٹھالئے گئے۔ شمعون بن حمون صفااُن کے خلیفہ ہوئے۔ شہونؑ کے بعد حضرت یحیٰیؑ بن زکریاؑ پیغمبری پر مبعوث ہوئے اس وقت اردشیر ابن اشکان بادشاہ ہوا۔ اُس نے چودہ (۱۴) سال دو مہینے بادشاہی کی اُس کی حکومت کے آٹھویں سال یہودیوں نے حضرت یحیٰیؑ کو شہید کیا۔ یحیٰیؑ نے شمعونؑ کے فرزند کو اپنا وصی بنایا۔ اردشیر اکے بعد اُس کا لڑکا شاپور بادشاہ ہوا اور تیس برس بادشاہ رہا آخر مار ڈالا گیا۔ اُس زمانہ میں علوم الٰہی کے خزینہ دار اور احکام خداوندی کے پیغامبر یعقوبؑ کی اولاد میں سے شمعون کے بیٹے تھے۔ حضرت علیٰسیؑ کے حوار یین ان کے ہمراہ تھے اس وقت بُختِ نصرّ بادشاہ ہُوا۔ اُس نے ایک سو ستاسی (۱۸۷) سال بادشاہی کی اور اسی (۸۰) ہزار آدمیوں کو حضرت یحیٰیؑ کے قصاص میں قتل کیا اور اُسی نے بیت المقدس کو خراب کیا۔ یہودی اس کے زمانہ میں مختلف شہروں میں پراگندہ و متفرق ہوئے۔ جب اُس کی سلطنت کو سینتالیس (۴۷) سال گذر گئے خدا نے اُن شہروں کے باشندوں پر حضرت عُزیر کو مبعوث فرمایا جو موت کے خوف سے اپنے شہروں سے بھاگ تھے۔ خدا نے انہیں میں حضرت عُزیر کو بھی شامل کر دیا (یعنی اُن کی بھی وفات ہو گئی) پھر سو (۱۰۰) سال کے بعد ان کو اور ان تمام آدمیوں کو جو ایک لاکھ تھے زندہ کیا۔ پھر وہ بخت نصرّ کے ہاتھوں مارے گئے۔ بخت نصرّ کے بعد اس کا لڑکا مہرویہ بادشاہ ہُوا اور سولہ سال چھبیس (۲۶) روز بادشاہی کی۔ اُس نے حضرت دانیالؑ پیغمبر کو کنویں میں قید کیا اور گڑھے کھود کر ان کے اصحاب کو ان میں ڈالا اور جلا دیا۔ یہی اصحاب اخدود ہیں جن کا ذکر قرآن میں خداوند عالم نے فرمایا ہے پھر خدا نے

حضرت دانیالؑ کی رُوح قبض کرنا چاہا تو انکو حکم دیا کہ وہ اپنے فرزند ملیخاؑ کو حکمت و علوم الٰہی (جو ان کو دیئے گئے تھے) سپرد کریں اور ان کو اپنا خلیفہ قرار دیں۔ اُس وقت ہرمز بادشاہ تھا اُس نے تینتیس (۳۳) سال تین مہینے چار روز بادشاہی کی۔ اس کے بعد بہرام نے چھبیس (۲۶) سال بادشاہی کی۔ اس وقت حافظ دین و شریعت خدا ملیخاؑ تھے۔ انکے اصحاب مومنین اور تصدیق کرنے والوں میں سے تھے۔ لیکن اپنا ایمان ظاہر نہیں کر سکتے تھے اور اس بات پر قادر نہ تھے کہ سخن حق علانیہ کہہ سکیں۔ بہرام کے بعد اُس کے لڑکے نے سات برس تک بادشاہی کی اس کے بعد سلسلہ نبوت منقطع ہو گیا اور زمانۂ فترت شروع ہوا اور ولی امر امامت و وصایت ملیخاؑ ہی تھے اور اُن کے اصحاب ان کے ساتھ تھے۔ جب ان کی وفات کا زمانہ آیا تو خدا نے وحی فرمائی کہ نور حکمتِ خدا کو انشوؑ کے سپرد کریں اور ان کو اپنا وصی بنائیں اور اس کے بعد انشوؑ کے اولاد میں یکے بعد دیگرے جس کو خدا چاہتا وہ وصی و پیشوا ہوتا رہا۔ بہرام کے بعد ہرمز کا بیٹا شاپور بادشاہ ہوا اُس نے بانوے (۹۲) سال بادشاہی کی۔ وہ پہلا بادشاہ ہے جس نے تاج بنایا اور سر پر رکھا۔ اُس زمانہ میں بھی وصی انشوؑ تھے۔ شاپور کے بعد اُس کا بھائی اردشیر نے دو (۲) سال تک بادشاہی کی۔ اسی زمانے میں خدا نے اصحاب کہف و رقیم کو زندہ کیا۔ اس زمانہ میں خلیفہ خدا وسیحاؑ پسر انشوؑ تھے۔ اردشیر کے بعد شاپور اُس کا فرزند بادشاہ ہوا اور پچاس (۵۰) سال تک حکومت کرتا رہا۔ اُس کے زمانہ میں بھی وسیحاؑ پیشوائے خلق تھے۔ شاپور کے بعد اس کا لڑکا یزد جزد بادشاہ ہوا۔ اُس نے اکیس (۲۱) برس پانچ مہینے انیس (۱۹) روز سلطنت کی۔ اس کے زمانہ میں بھی وسیحاؑ خلیفۂ خدا تھے۔ جب خدا نے چاہا کہ وسیحاؑ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے ان کو خواب میں وحی فرمائی کہ نور و علمِ خدا اور احکام و حکمتیں اپنے فرزند نسطورسؑ کو سپرد کریں۔ یزوجرد کے بعد بہرام نے چھبیس (۲۶) سال اٹھارہ روز بادشاہی کی۔ اُس وقت بھی نسطورسؑ ہی حجت خدا تھے۔ بہرام کے بعد یزوجرد کے لڑکا فیروز کو بادشاہی ملی۔ وہ ستر (۷۰) سال تک بادشاہ رہا۔ اُس کے زمانہ میں بھی نسطورسؑ ہی خلیفہ خدا

رہے۔ اُس زمانہ کے مومنین بھی اُنہی کے ساتھ تھے۔ جب خدا نے چاہا کہ نسطورسؑ کو اپنے جوارِ رحمت میں طلب کرے اُن کو خواب میں وحی کی کہ مرعیداؑ کو اپنا وصی قرار دیں اور علوم وحکمت ان کے سپرد کریں۔ پھر فیروز کے بعد اس کے لڑکے فلاس نے چالیس (۴۰) سال حکومت کی اُس کے زمانہ میں بھی خلیفۂ خدا مرعیداؑ تھے۔ اس کے بعد اُس کے بھائی قباد نے تینتالیس (۴۳) سال بادشاہی کی۔ اس کے بعد اُس کے بھائی جاماسف نے چھیاسٹھ (۶۶) یا چھیالیس (۴۶) سال بادشاہی کی۔ اُس وقت بھی خلیفۂ خدا مرعیداؑ تھے۔ جاماسف کے بعد کسرائے فرزندِ قباد بادشاہ ہُوا اور چھیالیس (۴۶) سال آٹھ مہینے بادشاہ رہا۔ اُس کے زمانہ میں بھی حافظ دین وشریعت مرعیداؑ تھے۔ جب خدا نے ان کو جوار قدس میں طلب کرنا چاہا تو خواب میں ان کو وحی کی کہ نور وحکمت الٰہی بجیراؑ راہب کے سپرد کریں اور ان کو خلیفہ بنائیں۔ کسرے کے بعد اُس کا بیٹا ہرُمز بادشاہ ہوا۔ اس کی سلطنت کی مدت اڑتیس (۳۸) سال ہے۔ اُس کے زمانہ میں بھی دین خدا کے محافظ بجیراؑ تھے۔ ان پر ایمان رکھنے والے اور ان کی تصدیق کرنے والے مومنین بھی تھے۔ ہرُمزُ کے بعد کسرٰی پرویز بادشاہ ہوا۔ اس وقت بھی خلیفۂ خدا بجیراؑ ہی تھے۔ یہاں تک کہ جب حجتہائے خدا کی غیبت کی مدت طویل ہوئی اور وحی الٰہی منقطع ہوئی اور لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناقدری کی اور حقیر سمجھا تو غضب خدا کے سزاوار ہوئے۔ دین کو کمزور کر دیا۔ نماز کو ترک کیا اور قیامت نزدیک آگئی۔ مذہب پارہ پارہ ہو گیا اُس وقت لوگ جہالت وتاریکی اور حیرت میں مبتلا ہوئے۔ مختلف دین اختیار کیا حق مشتبہ ہو گیا۔ حالات پراگندہ ہوئے اور پیغمبروں کو گذرے ہوئے مدتیں گذر گئیں۔ کچھ لوگ تو اپنے پیغمبر کے دین پر باقی رہے اور بہتوں نے کفرانِ نعمت کی۔ خدا کی اطاعت کے بدلے ظلم وسرکشی اختیار کی اُس وقت خدا نے پیغمبری اور اپنی رسالت کے لئے شجرہ مشرفہ طیبہ سے اُس کو چُنا جس کو اپنے علم سابق میں تمام قبیلوں پر اختیار کیا تھا اور اس سلسلہ کو پاک ہستیوں کا مقام اور اپنے برگزیدہ نفوس کا معدن قرار دیا۔ یعنی محمد مصطفٰیؐ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی پیغمبری کے لئے مخصوص فرمایا اور آنحضرت ؐ کو اپنی رسالت کے واسطے چنا اور ان کے دین کے ذریعہ سے حق کو ظاہر فرمایا تاکہ وہ اس کے بندوں کے درمیان حق کے ساتھ حکم کریں اور اُس کے دشمنوں سے جہاد کریں اور تمام گذشتہ پیغمبروں اور ان کے اوصیا کے علوم آنحضرت ؐ کو ودیعت فرمائے۔ مزید برآں زبان عربی (فصیح) میں ان کو قرآن عطا فرمایا جس میں کسی طرف سے باطل کا گذر نہیں اور اُس میں خبرہائے گذشتہ و آئندہ بیان فرمایا۔

ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے ابراہیم طوسی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اپنی ستانوے (۹۷) سال کی عمر میں یحییٰ بن منصور کے مکان میں بیان کیا کہ میں نے ہندوستان کے ایک شہر میں جس کو صوع کہتے ہیں وہاں کے بادشاہ سرباںک سے مُلاقات کی۔ اُس سے پُوچھا کہ تمہاری عمُر کس قدر ہو گی۔ اُس نے کہا نو سو پچیس (۹۲۵) سال کی۔ وُہ مسلمان تھا۔ اُس نے بیان کیا کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے دس اشخاص حذیفہ بن الیمان، عمر عاص، اسامہ بن زید، ابو موسیٰ اشعری، صیب رومی، اور سفینہ وغیرہ کو میرے پاس بھیجا۔ ان لوگوں نے مجھ کو اسلام کی دعوت دی۔ (ابراہیم طوسی کہتے ہیں کہ) میں نے اُس سے پوچھا کہ اس ضعف و پیری کی حالت میں تم نماز کیونکر پڑھتے ہو۔ اُس نے کہا (ترجمہ "وہ لوگ جو خدا کو کھڑے ہو کر اور اپنے پہلو کے بل ہو کر، (لیٹے ہوئے) یاد کرتے ہیں") میں نے پوچھا تمہاری خوراک کیا ہے کہا لہسن سے بگھاری ہوئی یخنی (گوشت کا عرق، لہسن مِلا ہوا) پوچھا اجابت بھی ہوتی ہے؟ وہ بولا ہاں ہفتہ میں ایک مرتبہ بہت مختصر۔ پھر اُسکے دانتوں کے بارے میں دریافت کیا اُس نے کہا بیس مرتبہ میرے دانت گر چکے اور از سر نو نکل چکے ہیں۔ میں نے اُس کے اصطبل میں ایک چوپایہ ہاتھی سے بڑا دیکھا جس کو ژندہ فیل کہتے تھے۔ میں نے پوچھا اس سے کیا کام لیتے ہو، اُس نے بتایا کہ خادموں کے کپڑے اس پر لاد کر دھوبیوں کے یہاں دھونے کے واسطے لے جاتے ہیں۔ اُس کا ملک طول و عرض میں چار چار سال کی مسافت میں تھا اور وہ شہر جس میں اُسکا پائیہ تحت تھا پچاس فرسخ مربع

کی مسافت میں تھااور شہر کے ہر دروازہ پر ایک لاکھ بیس ہزار لشکر موجود رہتا تاکہ اگر کوئی دشمن حملہ کرے تو کسی کی مدد کے محتاج نہ رہے۔اُس کا محل وسط شہر میں تھا۔میں نے سُنا ہے کہ وہ کہا کرتا تھا کہ میں ایک مرتبہ بلاو مغرب میں پہنچا اور ایک لق ودق میدان میں داخل ہوا اور قوم موسیٰؑ کے شہر میں یعنی جابلقا میں آیا جن مکانوں کے کوٹھے ہموار تھے ان کے جو اور گندم وغیرہ کے کھلیان شہر کے باہر تھے۔جس قدر ضرورت ہوتی غلّہ لاکر گھروں میں رکھ لیا کرتے باقی وہیں رہنے دیتے انکی قبریں ان کے مکانوں ہی میں تھیں اُن کے باغات شہر سے دو فرسخ کے فاصلہ پر تھے۔اُن میں نہ مرد بوڑھا ہوتا نہ عورت اور نہ مرنے کے وقت تک کوئی بیمار ہوتا۔اُن کے بازار کُھلے رہتے جس کو جس چیز کی ضرورت ہوتی خود ہی لے لیتا اور قیمت رکھ دیتا تھا کیونکہ دوکانوں پر کوئی شخص موجود نہ رہتا۔نماز کے وقت سب مسجد میں حاضر ہوتے اور نماز پڑھتے اور واپس چلے جاتے اُن میں باہم لڑائی جھگڑا نہیں ہُوا کرتا تھا۔اور وہ موت کی یاد کے سوا کوئی اور گفتگو نہیں کرتے تھے۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ